



سوال

(148) ایک حافظ صاحب اہل حدیث نے سارے رمضان شریف میں میں رکعت تراویح الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حافظ صاحب اہل حدیث نے سارے رمضان شریف میں میں رکعت تراویح ایک مسجد میں پڑھائی اور تاویل یہ کی کہ آٹھ رکعت تو سنت ہیں، باقی نوافل میں محسوب ہو کر سنت عمری ہیں، اس پر احناف صاحبان تو بہت خوش ہوئے مگر بعض اہل حدیث اس پر سخت ناراض ہوئے اس پر صاحب مذکور ایک روایت مرفوع میں رکعت تراویح کے متعلق جس کے راوی حضرت عبداللہ بن عباس ہیں بحوالہ بیہقی پیش کرتے ہیں اور ایک اثر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کا بحوالہ مؤطا مالک بتاتے ہیں، مگر حافظ صاحب کی اس بات سے اہل حدیثوں کو تسلی نہیں ہوئی، لہذا آپ میں رکعت تراویح کے متعلق خلاصہ تحریر فرمادیں کہ آنحضرت ﷺ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میں رکعت نماز تراویح پڑھی ہے یا آٹھ رکعت؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی اکرم ﷺ سے میں رکعت نماز تراویح کبھی بھی کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ رمضان وغیر رمضان میں گیارہ رکعت مع وتر پڑھا کرتے تھے و نیز بعض روایات صحیحہ میں یوں بھی ہے کہ نماز تہجد تیرہ رکعت بھی مع وتر پڑھی ہے۔ اس سے زیادہ آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی گیارہ رکعت تراویح کا ثبوت ہے۔ مؤطا امام مالک رحمہ اللہ میں ہے۔ ((امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب و تیمم الداری ان یلتوما للناس باحدی عشرۃ رکعت)) ”یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب و تیمم داری صحابی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان میں گیارہ رکعت پڑھایا کرو۔“ سوال میں جس حدیث کا ذکر بحوالہ بیہقی کیا گیا ہے اور اس سے میں رکعت پر استدلال کیا جاتا ہے لیکن وہ سخت ضعیف ہے قابل حجت نہیں ہے، علامہ عینی وابن المہامیہ جسے سخت حنفی بھی اس کے ضعف کو ملتے ہیں ملاحظہ ہو، ہدایہ کی شرح عینی و فتح القدیر، علامہ جمال الدین زلیعی حنفی نصب الرایۃ تخریج الہدایہ میں اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں۔ ((وهو معلوم بابی شیبہ ابراہیم بن عثمان جد الامام ابی بکر بن شیبہ وهو متفق علی ضعف)) ”اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اثر بحوالہ مؤطا سوال میں ذکر ہے اور اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے میں رکعت ثابت کی جاتی ہے وہ بھی سخت ضعیف ہے، علامہ زلیعی اس کے متعلق لکھتے ہیں، اس میں یزید بن رومان جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتا ہے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد پیدا ہوا ہے اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سرے سے ملاقات ہی نہیں ہے، جو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ انہوں نے میں رکعت خود پڑھی یا لوگوں کو میں رکعت پڑھنے کا حکم دیا وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر صریح بہتان باندھتے ہیں، حافظ مذکور فی السؤال کا استدلال غلط ہے، آٹھ رکعت تو ان کی درست ہے اور باقی خلاف شرع و خلاف رسول اللہ ﷺ ہے۔ اہل حدیث کا ہمیشہ سے ہی یہ شیوہ رہا ہے کہ سنت کو مضبوطی سے پکڑے رہے اور اس کے ماسوا کو جواب نہ دے دے، نہ کہ مثل مقلدین تاویلات رلیکہ سے کام لے۔ (اہل حدیث گزٹ جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۱۸)



حذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 411

محدث فتویٰ